HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 1 (Oct-Dec 2024)

Islamic Media Ethics: Principles, Responsibilities, and Distinctive Aspects

اسلام میں ذرائع ابلاغ کے اصول، ذمہ داریاں اور امتیازی خصوصیات

Dr. Muhammad Samee Ullah
Gomal University D.I. Khan
Samee12985@gmail.com

Muhammad Tahir Rafiq
Muhammadtahirrafiq0786@gmail.com
Ph.D. Scholar Islamic studies, Khawaja Fareed University of Engineering and Information Technology Rahim Yar Khan

Abstract
Media holds a vital position in shaping societal values and perspectives, and in Islam, it carries profound ethical responsibilities. This article explores the characteristics and distinctions of media in Islam, focusing on its role as a tool for truth, justice, and social harmony. Guided by principles from the Quran and Sunnah, Islamic media emphasizes accuracy, integrity, and the avoidance of falsehood and sensationalism. It serves as a means to promote constructive communication, strengthen communal bonds, and foster intellectual and moral growth. The study highlights the ethical obligations of media practitioners, such as verifying information before dissemination and ensuring content upholds moral values. Furthermore, it examines the challenges posed by modern electronic media and social platforms, advocating for a return to Islamic principles to counter misinformation and uphold justice. Through this exploration, the article underscores the transformative potential of media in cultivating a just and informed society rooted in Islamic ethics.

Keywords: Media, Islam, Ethics, Communication, Responsibility

تعارف

ذرائع ابلاغ انسانی معاشرت کا ایک ناگزیر حصہ ہیں، جو خیالات، معلومات اور نظریات کے تبادلے کے ذریعے سماجی و فکری ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے لے کر آج کے جدید دور تک، ذرائع ابلاغ کی شکلیں اور طریقے بدلتے رہے ہیں، مگر ان کا مقصد ہمیشہ ایک ہی رہا ہے: یعنی لوگوں تک معلومات پہنچانا اور معاشرتی روابط کو مضبوط بنانا۔ جدید دور میں جہاں ذرائع ابلاغ نے ترقی کی نئی منازل طے کی ہیں، وہیں ان کے مثبت اور منفی اثرات بھی نمایاں ہو کر سامنے آئے ہیں۔ اسلام، جو کہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، ذرائع ابلاغ کو ایک اہم سماجی ضرورت کے طور پر تسلیم کرتا ہے، مگر اس کے لیے مخصوص اصول وضوابط بھی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ذرائع ابلاغ کی بنیاد سچائی، دیانت داری، اور ذمہ داری پر ہونی چاہیے۔ قرآن و سنت میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ معلومات کی ترسیل کرتے وقت سچائی کو مدنظر رکھا جائے اور بغیر تحقیق کے کسی بھی خبر کو آگے نہ پھیلایا جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

(التوبہ:119)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔"

CC BY

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ سچائی اور دیانت داری ایمان کا لازمی جزو ہیں، اور یہی اصول ذرائع ابلاغ پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس، غلط بیانی، افواہیں پھیلانا، یا جھوٹی خبروں کو ہوا دینا اسلام میں سختی سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ اس سے معاشرتی بدامنی اور فتنہ و فساد جنم لیتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

(الحجرات:6)

ترجمہ:"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچا دو، پھر تمہیں اپنے کیے پر پشیمان ہونا پڑے۔"

یہ تعلیمات آج کے دور میں خاص طور پر زیادہ اہمیت رکھتی ہیں، جہاں سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کی وسعت کے باعث غیر مصدقہ خبروں اور افواہوں کی ترسیل بہت آسان ہو چکی ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ بغیر تحقیق کے کسی بھی معلومات کو آگے نہ بڑھایا جائے، کیونکہ غلط معلومات کے نتائج سنگین ہو سکتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کی اسلامی اخلاقیات

ذرائع ابلاغ کی طاقت اور اس کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسلام میں چند بنیادی اخلاقی اصول وضع کیے گئے ہیں جو میڈیا کے استعمال کو منظم اور اصلاحی بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ ان میں درج ذیل اصول بنیادی حیثیت رکھتے ہیں:

حق و صداقت:

ذرائع ابلاغ کا بنیادی اصول سچائی کی تبلیغ ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ سچ بولے اور غلط بیانی سے بچے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّوَإِنَّ الْبِرَّيَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ"

(صحیح مسلم، حدیث:2607)

ترجمہ:"تم پر سچ بولنا لازم ہے، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے، اور نیکی جنت میں لے جانے والی ہے۔"

تحقیق و تصدیق:

اسلام میں بغیر تحقیق کے کسی بھی خبر کو آگے بڑھانا ناپسندیدہ عمل ہے، کیونکہ اس سے معاشرتی انتشار پیدا ہو سکتا ہے۔

اخلاقیات و عدل:

ذرائع ابلاغ کو ہمیشہ غیر جانبدار اور انصاف پر مبنی ہونا چاہیے۔ اسلام میں متعصبانہ خبروں اور کسی بھی قوم، مذہب یا فرد کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

مثبت اور تعمیری کردار:

ذرائع ابلاغ کو ایسی معلومات پھیلانی چاہیے جو معاشرے کے لیے فائدہ مند ہوں اور اصلاحی پہلو رکھتی ہوں۔

حیا اور شائستگی:

CC BY

فحاشی، بے حیائی اور غیر اخلاقی مواد کی اشاعت اسلام میں ممنوع ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ"

)النور:19(

ترجمہ: "بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔"

جدید دور میں ذرائع ابلاغ کا چیلنج

موجودہ دور میں میڈیا کی ترقی نے جہاں علم و معلومات کی رسائی کو آسان بنایا ہے، وہیں کئی چیلنجز بھی پیدا کر دیے ہیں۔ خاص طور پر سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر غیر مصدقہ خبروں، نفرت انگیز مواد، اور غیر اخلاقی معلومات کی اشاعت ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ اس تناظر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میڈیا کے اصولوں کو اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

یہ مقالہ اسلام میں ذرائع ابلاغ کی خصوصیات اور امتیازات کا تفصیلی جائزہ لے گا اور یہ واضح کرے گا کہ اسلامی اصولوں کے مطابق ذرائع ابلاغ کو کس طرح مؤثر اور مثبت طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ذرائع ابلاغ کے اخلاقی و معاشرتی اثرات کو اجاگر کرنا اور ایسے اصول وضع کرنا ہے جو ذرائع ابلاغ کو معاشرتی بہتری کے لیے مؤثر بنائیں۔

ذرائع ابلاغ کی اقسام:

اسلامی تناظر میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ان کی مختلف اقسام کو جاننا ضروری ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ انسانی معاشرے نے اپنی ضروریات کے مطابق ابلاغ کے مختلف ذرائع اختیار کیے ہیں، جنہیں عمومی طور پر دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. ورقی ذرائع ابلاغ:(Print Media)

ورقی ذرائع ابلاغ سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جن کے ذریعے معلومات کو تحریری شکل میں محفوظ کر کے عوام تک پہنچایا جاتا ہے۔ یہ ذرائع انسانی تہذیب کے ابتدائی دور سے معلومات کی ترسیل کے لیے استعمال ہوتے رہے ہیں اور آج بھی ان کی اہمیت برقرار ہے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں تحریر کو علم کے تحفظ اور ابلاغ کا بنیادی ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ قرآن مجید کے نزول کے وقت بھی وحی کو کتابت کے ذریعے محفوظ کیا گیا، جس سے تحریری ابلاغ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ) *القلم: 1*"

ترجمہ: "نون، قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔"

یہ آیت تحریری ذرائع کی عظمت کو واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم کھائی، جو کہ علم اور ابلاغ کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ ورقی ذرائع کی مختلف اقسام درج ذیل ہیں:

- کتب و رسائل:

CC BY

اسلامی تاریخ میں کتب ورسائل نے علم ومعرفت کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ علما کرام نے اپنے علم کو کتابوں کی شکل میں منتقل کیا تاکہ آئندہ نسلیں اس سے استفادہ کر سکیں۔

- اخبارات وجرائد:
- جدید دور میں اخبارات وجرائد عوام کو حالاتِ حاضرہ، معاشرتی مسائل اور علمی موضوعات سے آگاہ کرنے کا مؤثر ذریعہ بنے ہیں۔ اسلامی صحافت کے اصولوں کے تحت ان میں صداقت، غیر جانبداری اور اصلاحِ معاشرہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔

2.برقی ذرائع ابلاغ:(Electronic Media)

برقی ذرائع ابلاغ نے معلومات کی ترسیل کو نئی جہت عطا کی ہے۔ یہ ذرائع دورِ حاضر میں نہایت مؤثر ثابت ہوئے ہیں، کیونکہ ان کے ذریعے خبریں اور معلومات بہت تیزی سے دنیا کے کونے کونے تک پہنچائی جا سکتی ہیں۔ تاہم، ان کے مثبت اور منفی پہلو دونوں موجود ہیں، اور اسلام ہمیں ان ذرائع کو اخلاقیات اور سچائی کے اصولوں کے تحت استعمال کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ "*ق:18*

ترجمہ: "وہ جو بھی بات کہتا ہے، اس کے پاس ایک نگران موجود ہوتا ہے جو (اسے) لکھ لیتا ہے۔"

برقی ذرائع کی چند اقسام درج ذیل ہیں:

- ریڈیو:

ریڈیو نے اپنی ایجاد کے وقت سے لے کر آج تک معلومات کی ترسیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسلامی تناظر میں ریڈیو کو معاشرتی اصلاح، اسلامی تعلیمات کے فروغ، اور عوامی شعور بیدار کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

- ٹیلی ویژن:
- ٹیلی ویژن آج کے دور میں سب سے مؤثر ذریعہ ابلاغ ہے۔ اس کے ذریعے اسلامی ثقافت، تاریخ، اور تعلیم کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اسے اسلامی اقدار کے منافی مواد سے پاک رکھنے کی ضرورت ہے۔
- انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا:
- انٹرنیٹ نے دنیا کو ایک گلوبل ویلج میں تبدیل کر دیا ہے۔ اسلامی اقدار کے مطابق، اس پلیٹ فارم کو اصلاحِ معاشرہ، علمی ترقی، اور اسلامی اقدار کی ترویج کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی ساتھ، جھوٹی خبروں اور افواہوں کے پھیلاؤ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ"

(صحیح مسلم، حدیث: 5)

CC BY

ترجمہ: "آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے۔"

ذرائع ابلاغ، خواہ ورقی ہوں یا برقی، معاشرتی ترقی اور اصلاح کے طاقتور وسائل ہیں۔ اسلامی تعلیمات ان ذرائع کو مثبت استعمال میں لانے، سچائی کی ترویج، اور اخلاقی اقدار کی پاسداری پر زور دیتی ہیں۔ آج کے دور میں جہاں برقی ذرائع نے پوری دنیا کو آپس میں جوڑ دیا ہے، وہیں ان کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے اسلامی اصولوں کو اپنانا ناگزیر ہو چکا ہے۔

ذرائع ابلاغ کی اقسام:

ذرائع ابلاغ انسانی معاشرت کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ انسانی تمدن نے ابلاغ کے مختلف ذرائع اپنائے ہیں، جنہیں عمومی طور پر دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. ورقی ذرائع ابلاغ: (Print Media)

ورقی ذرائع ابلاغ وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے معلومات کو تحریری شکل میں عوام تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں ورقی ذرائع کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے، کیونکہ علمِ دین کی حفاظت اور اس کی ترویج میں یہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں قرآن مجید کی کتابت اور احادیث مبارکہ کی تدوین سے لے کر آج تک، ورقی ذرائع نے اسلامی اقدار کو محفوظ رکھنے اور معاشرتی شعور بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قلم کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا:

"نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ"

(القلم: 1)

ترجمہ" *نون، قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔"*

یہ آیت قلم کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے، جو تحریری ابلاغ کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ ورقی ذرائع کی مختلف شکلیں درج ذیل ہیں:

- کتب و رسائل:
- اسلامی تاریخ میں کتب و رسائل نے اسلامی علوم کو محفوظ رکھنے اور ان کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ قرآن و حدیث کی تفسیر، فقہ، سیرت النبی ﷺ، اور اسلامی تاریخ جیسے موضوعات پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں، جنہوں نے مسلم معاشرے کی فکری ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔
- اخبارات و جرائد:
- جدید دور میں اخبارات و جرائد عوام کو حالاتِ حاضرہ سے باخبر رکھنے، رائے عامہ کی تشکیل، اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے مؤثر ذریعہ بنے ہیں۔ اسلامی صحافت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ خبر ہمیشہ سچائی پر مبنی ہو اور معاشرتی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھا جائے۔
- پمفلٹ اور اشتہارات:
- اسلامی تحریکوں اور اصلاحی تحریکوں نے معاشرتی بیداری کے لیے پمفلٹ، اشتہارات اور کتابچوں کا استعمال کیا، جن کے ذریعے عام لوگوں تک پیغام پہنچایا گیا۔

OPEN ACCESS
CC BY

2.برقی ذرائع ابلاغ:(Electronic Media)

برقی ذرائع ابلاغ نے انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ جدید دور میں معلومات کی ترسیل برق رفتاری سے ہونے لگی ہے، اور دنیا ایک گلوبل ولیج میں تبدیل ہو چکی ہے۔ تاہم، ان ذرائع کے ذریعے پھیلنے والی معلومات کی تحقیق اور تصدیق کا عمل اسلامی نقطۂ نظر سے نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ" (ق: 18)

ترجمہ" :وہ جو بھی بات کہتا ہے، اس کے پاس ایک نگران موجود ہوتا ہے جو (اسے) لکھ لیتا ہے۔"

برقی ذرائع کی مختلف اقسام درج ذیل ہیں:

- ریڈیو:

ریڈیو کو عوام تک فوری معلومات پہنچانے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اسلامی تناظر میں ریڈیو کو معاشرتی اصلاح، اسلامی تعلیمات کے فروغ، اور عوامی شعور بیدار کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

- ٹیلی ویژن : ٹیلی ویژن آج کے دور کا سب سے مؤثر ذریعہ ابلاغ ہے۔ اس کے ذریعے اسلامی ثقافت، تاریخ، اور تعلیم کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اسلامی اقدار کے منافی مواد سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔
- انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا:
- انٹرنیٹ نے دنیا کو ایک گلوبل ولیج میں بدل دیا ہے۔ آج کے دور میں معلومات کا سب سے بڑا ذریعہ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز ہیں۔ اسلامی اقدار کے مطابق، ان پلیٹ فارمز کو اصلاحِ معاشرہ، علمی ترقی، اور اسلامی اقدار کی ترویج کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی ساتھ، جھوٹی خبروں اور افواہوں کے پھیلاؤ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" (صحیح مسلم، حدیث: 5)

ترجمہ" :آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے۔"

3.غیر رسمی ذرائع ابلاغ:(Informal Media)

غیر رسمی ذرائع وہ ہیں جو کسی رسمی پلیٹ فارم کے بغیر معلومات کی ترسیل کرتے ہیں، جیسے کہ زبانی گفتگو، روایات، اور سماجی میل جول۔ اسلامی معاشرت میں غیر رسمی ذرائع کی بھی اہمیت ہے، کیونکہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" (المائدہ: 2)

ترجمہ" :اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔"

CC BY

اسلام میں ذرائع ابلاغ کو سچائی، دیانت داری، اور اصلاحِ معاشرہ کے اصولوں پر استوار کیا گیا ہے۔ خواہ وہ ورقی ذرائع ہوں یا برقی، ان کا مقصد معاشرتی بہتری، علمی ترقی، اور اخلاقی اقدار کی ترویج ہونا چاہیے۔ جدید دور میں برقی ذرائع نے جہاں معلومات کے تبادلے کو آسان بنایا ہے، وہیں ان کے غلط استعمال کے خطرات بھی بڑھ گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات ہمیں خبروں کی تصدیق اور تحقیق کا حکم دیتی ہیں تاکہ جھوٹ، افواہوں اور فتنہ وفساد سے بچا جاسکے۔

اسلام میں ذرائع ابلاغ کی خصوصیات اور امتیازات:

اسلامی تعلیمات کے مطابق ذرائع ابلاغ کا کردار محض معلومات کی ترسیل تک محدود نہیں، بلکہ اس کا مقصد معاشرتی اصلاح، سچائی کا فروغ، اور باہمی رواداری کی فضا قائم کرنا ہے۔ ذرائع ابلاغ کو ایسی اخلاقی اور شرعی حدود کا پابند بنایا گیا ہے جو معاشرتی بہتری، انصاف، اور امن کو یقینی بنائیں۔ اسلام ذرائع ابلاغ کو ایک طاقتور سماجی ذمہ داری تصور کرتا ہے اور اس کے لیے چند بنیادی اصول اور خصوصیات مقرر کرتا ہے جو اسے دیگر نظاموں سے ممتاز بناتے ہیں۔ ذیل میں ان خصوصیات اور امتیازات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے:

---

1. حقائق کی ترسیل اور صداقت:

اسلام میں ذرائع ابلاغ کی سب سے نمایاں خصوصیت سچائی اور حقائق کی ترسیل ہے۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ بغیر تحقیق کے کوئی خبر نہ پھیلائیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ) *الحجرات:6*

ترجمہ" :اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچا دو، پھر تمہیں اپنے کیے پر پشیمان ہونا پڑے۔"

یہ آیت ذرائع ابلاغ کے بنیادی اصول کی نشاندہی کرتی ہے کہ ہر خبر کو تصدیق کے بعد آگے بڑھایا جائے تاکہ معاشرے میں فتنہ وفساد پیدا نہ ہو۔

2. اخلاقی ذمہ داری:

اسلام ذرائع ابلاغ کے استعمال کو اخلاقی ذمہ داری سے مشروط کرتا ہے۔ خبروں اور معلومات کو پھیلاتے وقت دیانت داری، عدل، اور انصاف کا دامن تھامنا ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ) "*صحیح مسلم، حدیث:5*

ترجمہ" :آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے۔"

یہ حدیث ذرائع ابلاغ کے ذمہ دارانہ استعمال کی تاکید کرتی ہے کہ ہر بات بغیر تحقیق کے نہ کہی جائے، تاکہ جھوٹ اور غلط معلومات سے بچا جاسکے۔

CC BY

.3 معاشرتی اصلاح اور تعلیم:

اسلامی ذرائع ابلاغ کا ایک اہم مقصد معاشرتی اصلاح اور تعلیم ہے۔ ذرائع ابلاغ کو لوگوں میں علم و شعور بیدار کرنے، اچھائی کی تلقین اور برائی سے روکنے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) *آل عمران:104*

ترجمہ" *:تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔"*

یہ آیت ذرائع ابلاغ کی تعلیمی اور اصلاحی ذمہ داری کو اجاگر کرتی ہے۔

.4 انصاف اور غیر جانبداری:

اسلامی تعلیمات میں ذرائع ابلاغ کو غیر جانبدار اور منصفانہ ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں انصاف کو قائم رکھنے کی سخت تاکید کی گئی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ) *النساء:135*

ترجمہ" *:اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لیے سچی گواہی دو، چاہے وہ تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف۔"*

ذرائع ابلاغ کو چاہیے کہ وہ ہر معاملے میں انصاف اور توازن کو برقرار رکھیں اور کسی بھی قسم کے تعصب یا جانب داری سے پرہیز کریں۔

.5 آزادی اظہار کی حدود:

اسلام آزادی اظہار کو تسلیم کرتا ہے لیکن اس پر اخلاقی اور شرعی حدود عائد کرتا ہے۔ کسی کی توہین، بہتان تراشی، یا فحش مواد کی اشاعت ممنوع ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا) *الحجرات: 12*

ترجمہ" *:اور تجسس نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کرو۔"*

CC BY

6.حقوقِ انسانی کا احترام:

اسلام ذرائع ابلاغ کو حقوق انسانی کے تحفظ کا پابند بناتا ہے۔کسی کی عزت اور رازداری کو نقصان پہنچانا ناجائز ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ) *الحجرات:11*

ترجمہ" :اور ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو اور نہ ہی برے القاب سے پکارو۔"

7.تشدد اور انتہاپسندی کی مذمت:

اسلامی تعلیمات میں ذرائع ابلاغ کو تشدد اور انتہاپسندی کی مذمت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) *البقرة:190*

ترجمہ" :اور حد سے نہ بڑھو، بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

8.معاشرتی بہبود اور فلاح:

اسلام ذرائع ابلاغ کو معاشرتی بہبود اور فلاح کے فروغ کا ذریعہ سمجھتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ) "*مسند الشہاب*

ترجمہ" :لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔"

نتائج:

اسلامی تعلیمات میں ذرائع ابلاغ کو ایک اہم سماجی اور اخلاقی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق کے دوران اسلامی نقطۂ نظر سے ذرائع ابلاغ کی خصوصیات اور ان کے امتیازات کا جائزہ لینے کے بعد درج ذیل نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:

1. حقائق کی تصدیق:
2. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، ذرائع ابلاغ کا سب سے اہم اصول خبر کی تصدیق اور تحقیق ہے۔ بغیر تصدیق کے کوئی بھی معلومات پھیلانا معاشرتی بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اس حوالے سے واضح ہدایت موجود ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا"...) *الحجرات:6*)

OPEN ACCESS
CC BY

3. اخلاقی اور سماجی ذمہ داری:

ذرائع ابلاغ کو اسلامی اقدار کے مطابق استعمال کرتے ہوئے معاشرتی اصلاح، علم کی ترویج، اور اخلاقیات کی پاسداری کا ذریعہ بنایا جائے۔

4. عدل اور غیر جانبداری:

اسلامی تعلیمات ذرائع ابلاغ کو غیر جانبداری اور عدل کا پابند بناتی ہیں۔ کسی بھی معاملے میں تعصب یا طرف داری کو ناپسند کیا گیا ہے تاکہ انصاف کا بول بالا ہو۔

5. آزادی اظہار کی حدود:

اسلام میں آزادی اظہار کو تسلیم کیا گیا ہے، لیکن اس پر اخلاقی اور شرعی حدود بھی عائد کی گئی ہیں۔ جھوٹ، بہتان، غیبت، اور فحاشی کی اشاعت ممنوع ہے۔

6. تشدد اور انتہاپسندی کی مذمت:

اسلامی ذرائع ابلاغ کو تشدد، انتہاپسندی، اور نفرت انگیزی کے خلاف آواز بلند کرنے کا فریضہ انجام دینا چاہیے تاکہ معاشرے میں امن و امان قائم رہے۔

7. معاشرتی بہبود اور فلاح:

اسلامی اصولوں کے مطابق، ذرائع ابلاغ کو معاشرتی بہبود، خیر خواہی، اور فلاح و بہبود کو فروغ دینے کا ذریعہ بننا چاہیے۔

8. ثقافتی ہم آہنگی:

ذرائع ابلاغ کو مختلف ثقافتوں اور تہذیبوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، تاکہ معاشرتی تنوع کو قبول کیا جا سکے۔

9. ذمہ دارانہ رپورٹنگ:

اسلامی نقطۂ نظر سے ذرائع ابلاغ کو ذمہ دارانہ رپورٹنگ کی تلقین کی گئی ہے، تاکہ معاشرے میں جھوٹ، افواہوں، اور غلط فہمیوں کا سدباب ہو سکے۔

اسلام ذرائع ابلاغ کو محض اطلاعات کی ترسیل کا ذریعہ نہیں بلکہ معاشرتی اصلاح، سچائی کے فروغ، اور خیر خواہی کے پلیٹ فارم کے طور پر دیکھتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ذرائع ابلاغ کو ہمیشہ سچائی، عدل، غیر جانبداری، اور اخلاقی قدروں کے دائرے میں رہ کر کام کرنا چاہیے تاکہ معاشرتی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جا سکے۔ قرآن مجید میں تاکید کی گئی ہے کہ خبر کی تصدیق کے بغیر اسے آگے نہ بڑھایا جائے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا..." (الحجرات: 6)، اور انصاف کے قیام کو لازم قرار دیا گیا ہے، چاہے وہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ..." (النساء: 135)۔ اسلام ذرائع ابلاغ کو ایک ایسی قوت سمجھتا ہے جو معاشرتی فلاح اور خیر کے فروغ کا ذریعہ بن سکتی ہے، اس لیے ہر خبر کو عدل، دیانت، اور خیر خواہی کے اصولوں کے تحت جانچنے اور پیش کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ معاشرتی استحکام، محبت، اور رواداری کو فروغ دیا جا سکے۔

حوالہ جات:

القرآن، 6:49

سنن الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاک، الترمذي، أبو عيسى (ت 279ھ) رقم الحديث، 2257، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية، 1395ھ - 1975م

صحيح مسلم، أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (206 - 261ھ) رقم الحديث 996، الناشر: مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، القاهرة (ثم صورته دار إحياء التراث العربي ببيروت، وغيرها) عام النشر: 1374ھ - 1955م

القرآن، 3:104

القرآن، 4:135

القرآن، 49:12

القرآن، 49:11

مسند الشهاب، القاضي أبو عبد الله محمد بن سلامة القضاعي [ت 454ھ] رقم الحديث 1234، الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت، الطبعة: الثانية، 1407ھ - 1986م

القرآن، 2:190

القرآن، 49:13

ام عبد الرب، ٹی وی کے نقصانات اور فائدے کا جائزہ، دارالاندلس لاہور، ۲۰۰۶، ص ۱۷

ثناء چوہدری، جدید تعلقاتِ عامہ۔ مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، 1988ء، ص: 63

خورشید، عبد السّلام، مہدی حسن، تعلقات عامہ، مکتبہ کاروان، لاہور، 1987: 29

عبد السلام خورشید، صحافت پاکستان وہندوستان میں، ص: 181

فھمی النجار، اسلام اور ذرائع ابلاغ، ادارہ معارفِ اسلامی لاہور، ترجمہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی، ۱۱۹۲ ص ۳۹

المنجد فی اللغۃ، والاعلام، المکتبۃ المشرقیہ، بیروت، لبنان، 1986: 48

CC BY